سوال

مجھے علم ہے کہ اگر خاوند بیوی کو جماع کے لیے بلائے اور بیوی انکار کردے تو اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں، لیکن اگر خاوند کی اطاعت کے نتیجہ میں خاوند عظیم گناہ کا مرتکب ٹھرے مثلا نماز فجر سے قبل غسل نہیں کرتا اور اس طرح فجر کی نماز ضائع کر دیتا ہے تو کیا میرے لیے اس حالت میں انکار کرنا جائز ہے ؟

جواب

الحمدللہ

فرض نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا اور بروقت ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ میں شمار ہوتا ہے، اور اس میں سستی کرنے والا بہت بڑے خطرہ میں ہے، وہ آخرت میں اپنی تباہی کی طرف جا رہا ہے، اور اللہ کے ہاں اپنے خسارہ اور نقصان کی کوشش میں مصروف ہے

بیوی پر بھی واجب ہے کہ اللہ کی اطاعت میں وہ اپنے خاوند کی معاونت کرے، اور حسب استطاعت اسے برائیوں سے بچائے، اس میں وہ اچھی کلام اور وعظ حسنہ کو ذریعہ بنائے اور اس کے ساتھ ساتھ مشروع اسباب کو بھی بروئے کار لائے اور ممنوعہ اسباب سے اجتناب کرے

اس لیے اگر آپ کے لیے ممکن ہو کہ آپ خاوند کے ساتھ ایسے وقت پر اتفاق کر لیں جس کے بعد دونوں کا بروقت نماز ادا کرنا ممکن ہو اور اس کی پابندی کی جاسکے تو یہ افضل و اعلی ہے

وگرنہ آپ کے لیے خاوند کو وعظ و نصیحت ہی کرنی ہے اور نرمی اچھے طریقہ کے ساتھ نماز کی ادائیگی پر اس کی معاونت کریں، اگر وہ مان لے تو الحمدللہ، وگرنہ وہ خود ہی اس گناہ کا ذمہ دار ہے آپ نہیں

اور آپ کے لیے اس کے مطالبہ جماع سے انکار کرنا جائز نہیں چاہے آپ کو علم ہو کہ وہ کوتاہی کریگا، کیونکہ ہر ایک مکلف ہے، اور جو عمل کریگا اس کا متحمل بھی وہی ہے، اور اس نے جو کچھ کیا ہے وہ خود ہی اس کا جوابدہ ہے اس کے بارہ میں کسی دوسرے سے اس کے بارہ میں سوال نہیں کیا جائیگا

پھر یہاں اس میں فرق ہے کہ خاوند نماز باجماعت سے پیچھے رہتا ہے، تو یہ گناہ ہے، لیکن اس کا بروقت نماز ادا نہ کرنے میں کم از کم حالت یہ ہے کہ اس حالت میں اگر وہ جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے تو وہ عظیم گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے

بہر حال ہماری اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق نصیب کرے اور قبول فرمائے، ہم دیکھتے ہیں کہ آپ خود بھی اور خاوند کا بھی بروقت نماز کی ادائیگی پر حرص رکھتی ہیں

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ اور سب مسلمانوں کو اپنی محبت و امید اور اس کی سزا سے ڈر و خوف نصیب فرمائے

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب